اِسلامی پَردَہ

اعلیحضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اِسلامی پردہ

تصنیف

اعلیحضرت امام اہلِ سُنّت مجدّد دین وملّت

مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالٰی عنہ

حسبُ الارشاد

ابو المسعود الحاج صاحبزادہ پیر سیّد محمد حسن شاہ گیلانی قادری نوری مدظلہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ نوریہ چک سادہ شریف گجرات

مطبوعات نوری کتب خانہ لاہور

قیمت 15 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں
(۱) عورات کو اُس مکان میں جہاں محارم وغیر محارم مرد اور عورتیں ہوں جانا جائز ہے یا ناجائز۔
(۲) جس گھر میں نامحرم مرد وعورات ہیں وہاں عورت کو کسی تقریب شادی یا غمی میں برقع کے ساتھ جانا اور شریک ہونا جائز ہے یا نہیں
(۳) جس مکان کا مالک نامحرم ہے لیکن اُس جلسہ عورات میں نہیں ہے اور اُس کا سامنا بھی نہیں ہوتا ہے مگر مالک مکان کی جورو اس عورت کی محرم ہے تو اس کو وہاں جانا جائز ہے یا نہیں۔
(۴) ایسے گھر میں جس کے مالک تو نامحرم ہیں مگر اُس گھر میں کوئی عورت بھی اس عورت کی محرم نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔
(۵) ایسے گھر میں کہ جس کا مالک نامحرم ہے مگر وہاں ایک عورت اس عورت کی محرم ہے اور جو عورت محرم ہے وہ مالک مکان کی نامحرم ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔
(۶) ایسے گھر میں جہاں مالک تو نامحرم ہے مگر اُس گھر میں عورات اُس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسہ عورات ہے آتا نہیں ہے تو اُس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۷) جس گھر کا مالک تو نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اُس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۸) جس گھر کا مالک محرم ہے اور لوگ نامحرم ہیں تو جانا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۹) جس گھر میں مالک نامحرم ہے مگر دوسرے شخص محرم ہیں حالانکہ سامنا نامحرموں سے نہیں ہوتا تو اس عورت کا جانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۱۰) جس گھر کے دو مالک ہیں ایک اُس عورت کا خاوند ہے اور دوسرا نامحرم ہے تو اُس گھر میں جانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۱۱) جس گھر میں عام محفل ہے جہاں مذکور الصدر سب اقسام موجود ہیں اور عورات پردہ نشین وغیر پردہ نشین دونوں قسم کی موجود ہیں اور مرد بھی محارم اور غیر محارم ہیں مگر یہ عورت نامحرم مرد سے چادر وغیرہ سے پردہ کیے اُن عورتوں میں بیٹھ سکتی ہے تو ایسی حالت میں جانا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۱۲) جس گھر میں ایسی تقریب ہو رہی ہے جس میں منہیات شرعیہ ہو رہے ہیں اُس میں کسی مرد یا عورت کو اس طرح سے جانا کہ وہ علیحدہ ایک گوشہ میں بیٹھے بہاں مواجہہ تو اُس کی شرکت میں نہیں ہے مگر آواز وغیرہ آ رہی ہے گو اس آواز وغیرہ ناجائز امور سے اُسے کچھ حظ بھی نہیں ہے اور نہ متوجہ اُس طرف ہے تو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۱۳) جس گھر میں مالک وغیرہ نامحرم مگر اس عورت کے ساتھ محارم عورات بھی ہیں گو اُس گھر کے لوگ ان عورات کے نامحرم ہیں تو اُسکو جانا جائز ہے یا نہیں۔

(۱۴) شقوق مذکور الصدر میں سے جو شقوق ناجائز ہیں اُن میں سے کسی شق میں عورت کو شوہر کا اتباع جائز ہے یا نہیں۔

(۱۵) مرد کو اپنی بی بی کو ایسی مجالس و محافل میں شرکت سے منع کرنے اور نہ کرنے

کا کیا حکم ہے اور عورت پر اتباع و عدم اتباع سے کس درجہ نافرمانی کا اطلاق اور کیا اثر ہوگا اور مرد کو شریک ہونے اور نہ ہونے کا کیا حکم ہے۔

(۱۶) جس مکان میں مجمع عورات محارم و غیر محارم کا ہو اور عورات محارم و نامحارم ایک طرف خاص پردہ میں باہم مجتمع ہوں اور مجمع مردوں کا بھی ہر قسم کے اسی مکان میں عورات سے علیحدہ ہو لیکن آواز نامحرم مردوں کی عورات سنتی ہیں اور ایسے مکان میں مجلس وعظ یا ذکر شریف نبوی علیہ الصلاۃ والسلام منعقد ہے تو ایسے جلسہ میں اپنے محارم کو بھیجنا یا نہ بھیجنا کیا حکم ہے اور نہ بھیجنے سے کیا محظور شرعی لازم ہوتا ہے اور انعقاد ایسی مجالس کا اپنے زنانہ مکانات میں کیسا ہے اور اُس ذاکر یا واعظ کو اپنے محارم یا غیر محارم کے ایسے مکان میں جانا چاہیے یا نہیں فقط بینوا توجروا عند اللہ الوہاب۔ مقصود سائل عورات محارم سے وہ قرابت دار ہیں جن کے مرد فرض کرنے سے نکاح جائز نہ ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صور جزئیہ کے عرض جواب سے پہلے چند اصول و فوائد ملحوظ خاطر رہیں کہ بعونہٖ عز مجدہ شقوق مذکورہ و غیر مذکورہ سب کا بیان مبین اور فہم حکم کے مؤید و معین ہوں و باللہ التوفیق۔

اول۔ اصل کلی یہ ہے کہ عورت کو اپنے محارم رجال خواہ نساء کے پاس اُن کے یہاں عیادت یا تعزیت یا کسی مندوب یا مباح دینی یا دنیوی حاجت یا صرف ملنے کے لیے جانا مطلقاً جائز ہے جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو مثلاً بے ستری نہ ہو مجمع فساق نہ ہو تقریب ممنوع شرعی نہ ہو ناچ یا گانے کی محفل نہ ہو زنان فواحش و عیاک کی صحبت نہ ہو جو بے شرمت کے شیطانی

گیت نہوں سمدھنوں کی گالیاں سُننا سُنانا نہو نامحرم دولھا کو دیکھنا
دکھانا نہ ہو۔ رتجگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہو۔
دوم۔ اجانب کے یہاں جہاں کے مرد و زن سب اسکے نامحرم ہوں
شادی غمی زیارت عیادت اُن کی کسی تقریب میں جانے کی اجازت
نہیں اگرچہ شوہر کے اذن سے اگر اذن دیگا خود بھی گنہگار ہوگا سوا چند صور
مفصلۂ ذیل کے اور اُن میں بھی حتی الوسع تستر و تحرز از فتنہ سے تحفظ فرض
سوم۔ کسی کے مکان سے مراد اُس کا مکان سکونت ہے نہ مکان ملک مثلاً
اجنبی کے مکان میں بھائی کرایہ پر رہتا ہے جانا جائز بھائی کے مکان میں اجنبی
عاریۃً ساکن ہے جانا ناجائز۔
چہارم۔ محارم میں مردوں سے مراد وہ ہیں جن سے بوجہ علاقہ جزئیت ہمیشہ
ہمیشہ کو نکاح حرام کہ کسی صورت سے حلت نہیں ہوسکتی نہ بہنوئی یا پھوپا
یا خالو کہ بہن پھوپی خالہ کے بعد اُن سے نکاح ممکن علاقہ جزئیت رضاع و مصاہرت
کو بھی عام مگر زنان جوان خصوصاً حسینوں کو بلا ضرورت اُن سے احتراز ہی چاہیے
اور برعکس رواج عوام بیاہیوں کو کنواریوں سے زیادہ کہ ان میں نہ وہ حیا
ہوتی ہے نہ اُتنا خوف نہ اُسقدر لحاظ اور نہ ان کا وہ رعب نہ عامہ محافظین
کو اس درجہ انکی نگہداشت اور ذوق چشیدہ کی رغبت انجان نادان سے
کہیں زائد لیس الخبر کالمعاینۃ تو ان میں موانع ہلکے اور مقتضے بھاری اور صلاح
و تقوی پر اعتماد سخت غلط کاری مرد خود اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرسکتا اور
کرے تو جھوٹا اذ لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہ کہ عورت جو عقل و دین میں اس
سے آدھی اور رغبت نفسانی میں سو گنی ہر مرد کے ساتھ ایک شیطان اور
ہر عورت کے ساتھ دو ایک آگے ایک پیچھے نقل شیطان و تدبر

شیطان والعیاذ باللہ العزیز الرحمٰن اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ لی وللمؤمنین وللمؤمنات جمیعا آمین۔

پنجم۔ محرم عورتوں سے وہ مراد کہ دونوں میں جسے مرد فرض کیجئے نکاح حرام ابدی ہو ایک جانب سے جریان کافی نہیں مثلاً ساس بہو تو باہم نامحرم ہی ہیں کہ ان میں جسے مرد فرض کریں دوسرے سے بیگانہ ہے سوتیلی ماں بیٹیاں بھی آپس میں محرم نہیں کہ اگرچہ بیٹی کو مرد فرض کرنے سے حرمت ابدیہ ہے کہ وہ اس کے باپ کی مدخولہ ہے مگر ماں کو مرد فرض کرنے سے محض بیگانگی کہ اب وہ اس کے باپ کی کوئی نہیں۔

ششم۔ رہے وہ مواضع جو محارم و اجانب کسی کے مکان نہیں اگر وہاں تنہائی و خلوت ہے تو شوہر یا محرم کے ساتھ جانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مکان میں شوہر و محارم کے ساتھ رہنا اور مکان قید و حفاظت ہے کہ ستر و تحفظ پر اطمینان حاصل اور اندیشہائے فتنہ یکسر زائل تو یوں بھی حرج نہیں اس قید کے بعد استثنار یک روزہ راہ کی حاجت نہیں کہ بے معیت شوہر یا مرد محرم عاقل بالغ قابل اعتماد حرام ہے اگرچہ محل خالی کی طرف وجہ یہ کہ عورت کا تنہا مقام دور کو جانا اندیشۂ فتنہ سے عاری نہیں تو وہی قید اس کے اخراج کو کافی اور اگر مجمع محل جلوت ہے تو بے حاجت شرعی اجازت نہیں خصوصاً جہاں فضولیات و بطالات و خطیات و جہالت کا جلسہ ہو۔ جیسے سیر و تماشے۔ باجے تاشے۔ ندیوں کے پن گھٹ۔ ناؤ چڑھانے کے جمگھٹ بدنظر کے میلے۔ پھول والوں کے جھمیلے۔ نوچندی کی بلائیں۔ مصنوعی کربلائیں علم تعزیوں کے کاوے۔ تخت جر بدوں کے دھاوے حسین آباد کے جلوے عباسی درگاہ کے بلوے۔ ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں نہ کہ

یہ نازک شیشیاں جنھیں صحیح حدیث میں ارشاد ہوا رویدک انجشۃ رفقا بالقواریرا اور محل حاجت ہیں جس کی صورتیں مذکور ہونگی بشرط تستر و تحفظ و تحرز فتنہ اجازت یک روزہ راہ بلکہ نزد تحقیق مناط اس سے کم میں بھی محافظ مذکور کی حاجت۔

ہفتم۔ یہ اور وہ سب یعنی مکان غیر وغیر مکان میں جانا بشرائط مذکورہ جائز ہونے کی نو۹ صورتیں ہیں۔ قابلہ۔ غاسلہ۔ نازلہ۔ مریضہ۔ مضطرہ۔ حاجہ۔ مجاہدہ مسافرہ۔ کاسبہ قابلہ یہ کہ کسی عورت کو دردزہ ہو یہ دائی ہے غاسلہ جب کوئی عورت مرے یہ نہلانے والی ہے ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر دار ہو تو اذن شوہر ضرور جبکہ مہر معجل نہ ہو یا تھا تو پا چکی۔ نازلہ جب اسے کسی مسئلہ کی ضرورت پیش آئے اور خود عالم کے یہاں جائے بغیر کام نہیں نکل سکتا۔ مریضہ۔ کہ طبیب کو بلا نہیں سکتی نبض کو دکھانے کی ضرورت ہے اسی طرح زچہ و مریضہ کا علاجاً حمام کو جانا جبکہ وہاں کسی طرف سے کشف عورت اور بند مکان میں گرم پانی سے گھر میں نہانا کفایت نہ ہو۔ مضطرہ کہ مکان میں آگ لگی یا گرا پڑتا ہے یا چور گھس آئے یا درندہ آتا ہے غرض ایسی کوئی حالت واقع ہوئی کہ حفظ دین یا ناموس یا جان کے لیے گھر چھوڑ کر کسی جائے امن واماں میں جائے بغیر چارہ نہیں اور عضو مثل نفس اور مال اس کا شقیق ہے حاجہ ظاہر ہے اور زائرہ اس میں داخل کہ زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تتمۂ حج بلکہ متممۂ حج ہے مجاہدہ جب عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ اسلام کو حاجت او بحکم امام نفیر عام کی نوبت ہو فرض ہے کہ ہر غلام بے اذن مولےٰ ہر پسر بے اذن والدین ہر پردہ نشین بے اذن شوہر جہاد کو نکلے جبکہ استطاعت جہاد و سلاح رزادہو

مسافرہ جو عورت سفرِ جائز کو جائے مثلاً والدین مدت سفر پر ہیں یا شوہر
نے کہ دور نوکر ہے اپنے پاس بلایا اور محرم ساتھ ہے تو منزلوں پر سرا
وغیرہ میں اُترنے سے چارہ نہیں **کاسبہ** عورت بے شوہر ہے یا شوہر
بے جو ہر کہ خبر گیری نہیں کرتا نہ اپنے پاس کچھ کہ دن کاٹے نہ اقارب
کو توفیق یا استطاعت نہ بیت المال منتظم نہ گھر بیٹھے دستکاری پر قدرت
نہ محارم کے یہاں ذریعہ خدمت نہ بحال بے شوہری کسی کو اس سے نکاح
کی رغبت ملو جائز ہے کہ بشرط تحفظ و تحرز اجانب کے یہاں جائز وسیلہ
رزق پیدا کرے جس میں کسی مرد سے خلوت نہ ہو حتی الامکان وہاں
ایسا کام لے جو اپنے گھر آکر کرلے جیسے سینا پیسنا ورنہ اُس گھر میں نوکری
کرے جس میں صرف عورتیں ہوں یا نابالغ بچے ورنہ جہاں کا مرد متقی پرہیزگار
ہو اور ساٹھ ستر برس کی پیرزال بدشکل کریہہ المنظر کو خلوت میں بھی مضائقہ
نہیں **تنبیہ** ان کے سوا تین صورتیں اور بھی ہیں شاہدہ۔ طالبہ۔ مطلوبہ۔
شاہدہ۔ وہ جس کے پاس کسی حق اللہ مثل رویت ہلال رمضان و سماع
طلاق و عتق وغیرہا میں شہادت ہو اور ثبوت اُس کی گواہی و حاضری دارالقضا
پر موقوف خواہ بشرط مذکور کسی حق العبد مثل عتق غلام و نکاح و معاملات مالیہ
کی گواہی اور مدعی اس سے طالب اور قاضی عادل اور قبول ماسول اور دن
کے دن گواہی دے کر واپس آسکے طالبہ جب اُس کا کسی پر حق آتا ہو اور
بے جائے دعویٰ نہیں ہو سکتا مطلوبہ۔ جب اس پر کسی نے غلط دعویٰ
کیا او رجوابدہی میں جانا ضرور یہ صورتیں بھی علماء نے شمار فرمائیں۔ مگر بحمداللہ
تعالیٰ پردہ نشینوں کو ان کی حاجت نہیں کہ اُن کی طرف سے وکالت
مقبول اور حاکم شرع کا خود آکر نائب بھیج کر [illegible] سے شہادت لینا معمول

یہ بیان کافی وصافی بحمداللہ تعالیٰ تمام صُوَر کو حاوی و وافی بعونہٖ تعالیٰ اب جواب جزئیات ملاحظہ ہو۔ **جواب سوال اول** وہ مکان محارم ہے یا مکان غیر یا غیر مکان اور وہاں جانے کی طرف حاجت شرعیہ داعی یا نہیں سب صور کا مفصل بیان مع شرائط و ستثنیات گزرا **جواب سوال دوم۔** اگر یہ مراد کہ نامحرم بھی ہیں تو وہی سوال اول ہے اور اگر یہ مقصود کہ نامحرم ہی ہیں توجواب ناجائز مگر بصور استثنا۔ **جواب سوال سوم۔** زن محرم کے یہاں اُس کی زیارت عیادت تعزیت کسی شرعی حاجت کے لیے جانا بشرائط مذکورۂ اصل اول جائز مگر کتب معتمدہ مثل مجموع النوازل و خلاصہ و فتح القدیر و بحر الرائق و اشباہ و غمز العیون و طریقۂ محمدیہ و در مختار و ابو السعود و شرنبلالیہ و ہندیہ وغیرہ میں ظاہر کلمات ائمہ کرام شادیوں میں جانے سے مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ محارم کے یہاں علامہ احمد طحطاوی نے اسی پر جزم اور علامہ مصطفیٰ رحمتی و علامہ محمد شامی نے اسیکا استظہار کیا اور یہی مقتضی ہے حدیث عبداللہ بن عمرو و حدیث خولہ بنت النعمان و حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فلتنظر لنفس ما ذا تزی اور اگر شادیاں اُن فواحش و منکرات پر مشتمل ہوں جن کی طرف ہم نے اصل اول میں اشارہ کیا تو منع یقینی ہے اور شوہر دار کو تو شوہر بہر حال اس سے روک سکتا ہے جبکہ مہر معجل سے کچھ باقی نہ ہو **جواب سوال چہارم** نہ مگر باستثنا مذکور **جواب سوال پنجم** وہ مکان اگر اُس زن محرم کا مسکن ہے تو اُسکے پاس جانا تفصیل مذکور جواب سوم پر ہے ورنہ ہوں کہ نامحرموں کے یہاں وہ بہنیں جائیں کہ وہاں ہر ایک دوسرے کی محرم ہوگی اجازت نہیں کہ ممنوع و ممنوع ملکر نا ممنوع نہوں گے **جواب سوال ششم** اگر وہ مکان اُن زنان

محارم کا ہے تو جواب جواب سوم ہے کہ گزرا اور نہ جواب ہفتم کہ آتا ہے۔

جواب سوال ہفتم اللھم انی اعوذبک من الفتن والآفات وعوار العورات
یہ مسئلہ سکان اجانب میں زنان اجنبیہ کے پاس عورتوں کے جانے کا ہے
علمائے کرام نے مواضع استثنا ذکر کرکے فرمادیا۔ الافیما عدا ذلک وان اذن کانا عاصیین
منہ ان کے مادرا میں اور اگر شوہر اذن دے تو وہ بھی گنہگار اس نفی کا عموم سب
کو شامل پھر اُن مواضع میں ماں کے پاس جانا بھی شمار فرمایا اور دیگر محارم
کے پاس بھی اور اس کی مثال خانیہ وغیرہا میں خالہ وعمہ وخواہر سے دی نیز
علمانے قابلہ وغاسلہ کا استثنا کیا اور پھر ظاہر کہ وہ نہ جائیں گی مگر عورات کے پاس
اگر زنان اجنبیہ کے پاس جانا مواضع استثنار سے مخصوص نہ ہوتا استثنا میں
میں مادر وخالہ وخواہر وعمہ وقابلہ وغاسلہ کے ذکر کے کوئی معنے نہ تھے احادیث
ثلثہ مشار الیہا میں ارشاد ہوا عورتوں کے اجتماع میں خیر نہیں حدیث اولیں
میں اُس کی علت فرمائی کہ وہ جب اکٹھی ہوتی ہیں بیہودہ باتیں کرتی ہیں حدیث
ثالث میں فرمایا اُن کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے صیقل گر نے لوہا تپایا
جب آگ ہوگیا کوٹنا شروع کیا جس چیز پر اُس کا پھول پڑا اجلا دی رواہما
جمیعا الطبرانی فی الکبیر عورتیں کہ بوجہ نقصان عقل ودین سنگدل اور امر
حق سے کم منفعل ہیں ولہذا الم یکمل منھن الا قلیل لوہے سے تشبیہ دی گئیں اور
نار شہوات وخلاعات کہ اُن میں رجال سے سو حصہ زائد مشتعل لوہار کی بھٹی اور
اُن کا مخلے بالطبع ہوکر اجتماع لوہے اور ہتوڑے کی صحبت اب جو چنگاریاں اڑینگی
دین ناموس حیا غیرت جس پر پڑیں گی صاف پھونک دینگی سلطے پارسا ہے ہاں
پارسا ہی وبارک اللہ مگر جان برادر کیا پارسائیں معصوم ہوتی ہیں کیا صحبت بد
میں اثر نہیں جب قیموں سے جدا خودسر وآزاد ایک مکان میں جمع اور قیموں کے

آنے دیکھنے سے بھی اطمینان حاصل فانما خلقت من ضلع اعوج کج سے بنی کج ہی
چلیگی آپ نادان ہے تو شدہ شدہ سیکھکر رنگ بدلے گی جیسے تشقیف نمال
کی پروانہیں یا حالات زماں سے آگاہ نہیں اول ظالم کا تو نام نہ لیجیے اور ثانی
صالح سے گزارش کیجیے۔ ع سعد در دارست کہ تو او دانداندیدہ کا وجمع زناں کی شناعات
وہ ہیں کہ لاینبغی ان تذکر فضلاان تسطر جیسے ان نازک شیشوں کو صدمے سے بچاتا
ہو تو راہ یہی ہو کہ شیشیاں شیشیاں بھی بے حاجت شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں
ملکر بھی ٹھیس کھاجاتی ہیں حاجات شرعیہ وہی جو علمائے کرام نے استثناء فرمادیا
غرض احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہلکا نہیں کہ اجتماع نساء
میں خیر واصلاح نہیں آیندہ اختیار بدست مختار۔ جواب سوال ہشتم ونہم ان
دونوں سوالوں کا جواب بعد ملاحظہ اصل سوم وجوابات سابقہ ظاہر کہ بعد اسقاط
اعتبار ملک ولحاظ سکونت یہ اُن سے جُدا کوئی صورت نہیں جواب سوال
دہم۔ ملک کا حال وہی ہے جو اوپر گزرا اور شوہر کے پاس جانا مطلقاً جائز جبکہ
ستر حاصل اور تحفظ کامل اور ہر گونہ اندیشۂ فتنہ زائل اور موقع غیر موقع ممنوع و باطل
ہو اور شوہر جس مکان میں رہے اگرچہ ملک مشترک بلکہ غیر کی ملک ہو اُس کے
پاس رہنے کی بھی بشرائط معلومہ مطلقاً اجازت بلکہ جب نہ مہر معجل کا تقاضا نہ
مکان مغصوب وغیرہ ہونے کے باعث دین یا جان کا ضرر ہوا اور شوہر
شرائط سکنائے واجبہ مذکورۂ نفقہ بجالایا ہو تو واجب انھیں شرائط سے واضح
ہوگا کہ مسکن میں اوروں کی شرکت سکونت کہاں تک تحمل کیجا سکتی ہے اتنا ضروری
ہے کہ عورت کو ضرر دینا بنص قطعی قرآن عظیم حرام ہے اور شک نہیں کہ اجنبی مرد تو
مرد ہیں سوت کی شرکت بھی ضرر رساں اور جہاں ساس نند دیورانی جٹھانی سے ایذا
ہو توان سے بھی جُدا رکھنا حق زناں والتفصیل فی ردالمحتار جواب سوال یازدہم

یہ تقریباً وہی سوال ہے محارم کے یہاں بشرائط جائز۔ جواب سوم بھی ملحوظ رہے
ورنہ خدا کے گھر یعنی مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی اور ستر بھی کیسا کہ مرد
ادھر ایسی پیٹھ کہ منہ نہیں کر سکتے اور اُنھیں حکم کہ بعد سلام جبتک عورتیں نہ نکل
جائیں نہ اٹھو گر علما نے اولاً کچھ تخصیص کیں جب زمانہ زیادہ فتن کا آیا مطلقاً
فرمادیا جواب سوال دوازدہم۔ اگر جانے کہ میں اس حالت میں جانے سے انکار
کروں تو اُنھیں منہیات کا چھوڑنا پڑیگا تو جبتک ترک نہ کریں جانا ناجائز اور جانے
کہ میں جاؤں تو میرے سامنے منہیات نہ کرسکیں گے تو جانا واجب جبکہ خود اس
میں منکر کا ارتکاب نہ ہوا اور اگر نہ یہ نہ وہ تو محل عار وطعن و بدگوئی و بدگمانی سے
احتراز لازم خصوصاً مقتدا کو ورنہ بشرائط معلومہ جبکہ حالت حالت مذکورہ سوال
ہو کہ اسے نہ حظ نہ توجہ اگرچہ تحریم نہیں مگر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کہ شہنائی
کی آواز سنکر کانوں میں انگلیاں دیں اور یہی فعل حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم سے نقل کیا اس سے احتراز کی طرف داعی خصوصاً نازک دل عورتوں
کے لیے حدیث الخشیہ ابھی گزری اور صلاح پر اعتماد نری غلطی ع بسا کیں آفت
از آواز خیزد ع حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے۔ جواب
سوال سیزدہم۔ جواب پنجم لاحظہ ہو عورت کا عورت کے ساتھ ہونا زیادت
عورت ہے نہ حفاظت کی صورت سونے پر سونا جتنا بڑھاتے جائیے محافظ
کی ضرورت ہوگی نہ کہ ایک توڑا دوسرے کی نگہداشت کرے جواب سوال
چاردہم گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہاں وہ صورتیں جہاں منع صرف حق شوہر
کے لیے ہے جیسے مہر محل نہ رکھنے والی کا ہفتے کے اندر والدین یا سال کے
اندر دیگر محارم کے یہاں جانا وہاں شب باش ہونا بہ اجازت شوہر سے جائز
ہو جائیگا۔ والا لا۔ جواب سوال پانزدہم الرجال قوامون علی النساء

مرد کو لازم کہ اپنی اہل کو حتی المقدور مناہی سے روکے یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ عورت بحال نافرمانی دوہری گنہگار ہوگی ایک گناہ شرع دوسرے گناہ نافرمانی شوہر اس سے زیادہ اثر جو عوام میں مشتہر کہ بے اذن جائے تو نکاح سے جائے غلط اور باطل مگر جبکہ شوہر نے ایسے جانے پر طلاق بائن معلق کی ہو مرد ہر مجلس خالی عن المنکرات میں شریک ہوسکتا ہے اور نہی عن المنکر کے لیے مجالس منکرہ میں بھی جانا ممکن جبکہ مثیر فتنہ نہو۔ والفتنۃ اکبر من القتل مگر تجسس واتباع عورات و دخول دار غیر بے اذن کی اجازت نہیں۔
جواب سوال شانزدہم۔ عورتوں کے لیے محرم عورت کے معنی اصل نجم میں گزرے اور نہ بھیجنے میں اصلا محذور شرعی نہیں اگرچہ مجلس محارم زن کے یہاں ہو بلکہ اگر وعظ اکثر واعظان زمانہ کی طرح کہ جاہل و ناعاقل و بیباک و ناقابل ہوتے ہیں مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سرو پا کہانی یا تفسیر مصنوع یا حدیث موضوع نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ غایت مقصود دلپسند عوام اور نہایت مراد جمع حطام یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین غافلین مبطلین جاہلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے اشعار گائیں تو شعراء بے شعور کے انبیا کی توہین خدا پر اتہام اور لعنت و منقبت کا نام بدنام جب تو جانا بھی گناہ بھیجنا بھی حرام اور اپنے یہاں انعقاد مجمع آثام آجکل اکثر مواعظ و مجالس عوام کا یہی حال ہے لال فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ و ذکر اقدس جائیں اور سنیں نہ سنائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کھچریاں پکائیں جیسا کہ غالب احوال زنان زماں تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر مگر مرجعہ غیر ہے ذکر و تذکیر کے وقت لغو و لفظ شرعا ممنوع و غلط اور اگر ان

سب مفاسد سے خالی ہو اور وہ قلیل ونادر ہے تو محارم کے یہاں بشرائط
معلومہ بھیجنے میں حرج نہیں اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان میں بھیجنا اگر
کسی طرح احتمال فتنہ یا منکر کا مظنہ یا وعظ وذکر سے پہلے پہنچکر اپنی مجلس جما
یا بعد ختم آسی مجمع زناں کا رنگ بنتا ہو تو بھی نہ بھیجے کہ منکر و نا منکر اور بلحاظ تقریر
جواب سوم وہفتم بہ شرائط عام تر اور اگر فرض کیجیے کہ واعظ و ذاکر عالم سنی ہدی
ماہر اور عورتیں جاکر حسب آداب شرع بحضور قلب سمع میں مشغول رہیں
اور حال مجلس وسابق ولاحق وذہاب وایاب بلکہ جملہ اوقات میں جمیع منکرات
شنائع مالوفہ وغیر مالوفہ معروفہ وغیر معروفہ سب سے تحفظ تام وتحرز تمام
پر اطمینان کافی ووافی ہو اور سبحٰن اللہ کہاں تحرز اور کہاں اطمینان تو محارم
کے یہاں بھیجنے میں اصلاح حرج نہیں ہے رہا جانب فہذا اما استخیر اللہ تعالٰی فیہ
وجیز کردری میں فرمایا عورت کا وعظ سننے کو جانا لاباس بہ ہے جس کا حاصل
کراہت تنزیہی امام فخر الاسلام نے فرمایا وعظ کی طرف عورت کا خروج
مطلقاً مکروہ جس کا اطلاق مفید کراہت تحریمی اور انصاف کیجیے تو عورت
کالبتر کا مل وحفظ شامل اپنے گھر کے پاس کی مسجد صلحا میں محارم کے ساتھ
تکبیر کے وقت جاکر نماز میں شریک ہونا اور سلام ہوتے ہی دو قدم
رکھکر گھر میں جانا ہرگز فتنہ کی گنجائشوں توسیعوں کا ویسا احتمال نہیں رکھتا
جیسا غیر محلہ غیر جگہ بے معیت محرم مکان اجانب واحاطہ مقبوضہ اباعد میں جاکر مجمع
ناقصات العقل والدین کے ساتھ مخلی بالطبع ہونا پھر اُسے علما نے بلحاظ زمان
مطلقاً منع فرما دیا باآنکہ صحیح حدیثوں میں اُس سے ممانعت کی ممانعت موجود
اور حاضری عیدین پر تو یہاں تک تاکید اکید کہ حیض والیاں بھی نکلیں اگر چادر
نہ رکھتی ہوں دوسری اپنی چادروں میں شریک کریں مصلے سے الگ بیٹھی خیر

دوعا رسلین کی برکت لیں تو یہ صورت اولی بالمنع ہے شرع مطہر فقط فتنہ ہی
سے منع نہیں فرماتی بلکہ کلیۃً اُس کا سدباب کرتی اور حیلہ و وسیلہ شر کے یکسر
پر کترتی ہے غیروں کے گھر تو غیروں کے گھر جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گزر حدیث
میں تو اپنے مکانوں کی نسبت آیا لاتسکنوہن الغرف عورتوں کو بالاخانوں پر
نہ رکھو یہ وہی طائر نگاہ کے پر کترنے ہیں شرع مطہر نہیں فرماتی کہ تم خاص
لیلے وسلے پر بدگمانی کرو یا خاص زید و عمرو کے مکانوں کو مظنۂ فتنہ کہو
یا خاص کسی جماعت زناں کو مجمع نابالستنی بتاؤ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتی ہے
کہ ان من الحزم سوء الظن سے

نگہ دار دآں شوخ در کیسہ دُر ÷ کہ داند ہمہ خلق راکیسہ بُر

صالح وطالح کسی کے موتھ پر نہیں لکھا ہوتا ظاہر ہزار جگہ خصوصاً اس زمن فتن میں
باطن کے خلاف ہوتا ہے اور مطابق بھی ہو تو صالحین و صالحات معصوم نہیں
اور علم باطن وادراک غیب کی طرف راہ کہاں اور سب سے درگزرے تو آجکل
عامۂ ناس خصوصاً نساء میں بڑا ہنر آن ہوئی جوڑ لینا طوفان لگا دینا ہی کاجل
کی کوٹھری کے پاس ہی کیوں جائیے کہ دھبا کھائیے لاجرم سبیل یہی ہے۔ کہ
بالکل دریا ہی جلا دیا جائے ع دوسری ہم نہیں رکھتے جیسے سو دا ہو ساماں کا۔
شرع مطہر حکیم ہے اور مؤمنین اور مؤمنات پر رؤف و رحیم اُس کی عادت کریمہ
ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں ما بہ باس کے اندیشہ سے مالاباس بہ کو منع فرماتی
ہے جب شراب حرام فرمائی اُس صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرما دی
جن میں شراب اُٹھایا کرتے تھے زید کے یار ہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ
نہ ہوا جان برادر علاج واقعہ کیا بعد الوقوع چاہیے ماکل مرۃ تسلم الجرۃ ع
ہر بار سبو ز چاہ سالم نرسد ÷ اکل و شرب وغیرہما کی صدہا صورتوں میں اطبا لکھتے

ہیں یہ مضر ہے اور لوگ ہزار بار کرتے ہیں طبیعت کی قوت ضد کی مقاومت تقدیر کی مساعدت کہ ضرر نہیں ہوتا اس سے اُس کا بے غائلہ ہونا سمجھا جائیگا خدا پناہ دے بُری گھڑی کہکر نہیں آتی اجنبیوں سے علماء کا ایجاب حجاب آخر اسی سد فتنہ کے لیے ہے پھر سوا چند توفیق رفیق بندوں کے چچا ماموں خالہ پھپی کے بیٹوں کنبے بھر کے رشتہ داروں کے سامنے ہونے کا کیسا رواج ہے اور اللہ بچاتا ہے فتنہ نہیں ہوتا اس سے بدتر عام خدا نا ترس ہندیوں کے وہ بیبا کی کے لباس آدھے سر کے بال اور کلائیاں اور کچھ حصہ گلو و شکم و ساق کا کھلا رہنا تو کسی گنتی شمار ہی میں نہیں اور زیادہ بانکپن ہوا تو دوپٹہ شانوں پر ڈھلکا ہوا کریب یا جالی یا بک یا گماس ململ کا جس سے سب بدن چمکے اور اس حالت کے ساتھ اُن رشتہ داروں کے سامنے پھرنا یا ایں ہمہ وہ رؤف رحیم حفظ فرماتا ہے فتنہ نہیں ہوتا ان اعضا کا ستر کیا لعینہ واجب تھا ما شا بلکہ وہی دواعی و سد باب پھر اگر ہزار بار داعی نہ ہوئے تو کیا وہ حکم حکمت باطل ہو جائینگے شرع مطہر جب مظنہ پر حکم دائر فرماتی ہے اصل علت پر اصلا مدار نہیں رکھتی وہ چاہے کبھی نہو نفس مظنہ پر حکم چلے گا فقیر کے پاس تو یہ ہے اور جو اس سے بہتر جانتا ہو مجھے مطلع کرے بہر حال اسقدر یقینی کہ بھیجنا محل اور نہ بھیجنا بالاجماع جائز و بے خلل لہذا فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ کے نزدیک اسی پر عمل رہا واعظ و ذاکر وہ بشرطیکہ جس منکر پر اطلاع پائے حسب قدرت انکار و ہدایت کرے ہر مجلس میں جا سکتا ہے۔ واللہ سبحنہ و تعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
بمحمدن المصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم